۵۔ ماں

اختؔر اورینوی

پہلی بات : دنیا کے تمام رشتوں میں سب سے محترم رشتہ ماں کا ہوتا ہے۔ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ ماں کے قدموں تلے جنت ہے یعنی جو انسان ماں کی خدمت کرے، وہ جنت کا حقدار ہے۔ ماں کو بھی اپنی اولاد سے بے انتہا محبت ہوتی ہے۔ وہ ہر لحہ اپنی اولاد کا خیال رکھتی ہے۔ اپنے آرام وسکون کا مطلق خیال نہیں رکھتی بلکہ اپنی اولاد کی بہتر تعلیم و تربیت کے لیے ہمیشہ کوشاں رہتی ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ ماں کی گود بچے کا پہلا مدرسہ ہوتا ہے۔ ذیل کی نظم میں شاعر نے ماں کی محبت کے مختلف پہلوؤں کو اُجاگر کیا ہے۔

جان پہچان : اختؔر اورینوی بہار کے قصبے اورین میں ۱۹؍اگست ۱۹۱۱ء کو پیدا ہوئے۔ اختؔر کو ان کے والدین نے ڈاکٹر بننے کے لیے میڈیکل کالج میں داخلہ دلوایا لیکن اچانک بیماری کی وجہ سے ان کا تعلیمی سلسلہ ٹوٹ گیا۔ بعد میں انھوں نے ایم اے کیا اور پٹنہ یونیورسٹی میں لیکچرر ہوگئے۔ اختؔر اورینوی نے تنقید، افسانہ نگاری، ناول نگاری، ڈراما نویسی اور شاعری کے میدانوں میں کامیاب طبع آزمائی کی۔ انھوں نے تقریباً دو درجن کتابیں تصنیف کیں۔ 'انجمن آرزو' (شاعری)، منظر و پس منظر (افسانے)، حسرتِ تعمیر (ناول)، قدر ونظر (تنقید)' وغیرہ ان کی تصنیفات ہیں۔ ۳۰؍مارچ ۱۹۷۷ء کو پٹنہ میں وہ اپنے خالق سے جا ملے۔ یہ نظم 'انجمنِ آرزو' سے لی گئی ہے۔

اے کہ تیری گود میں پلتی ہے جانِ ناتواں — اس کا غم کھانا ہے تیرے واسطے آرامِ جاں

کس قدر بچے کی خاطر سختیاں سہتی ہے تو — سختیوں کے جھیلنے پر بھی مگن رہتی ہے تو

جاں چھڑکتی ہے تو اپنے لعل پر صبح و مسا — آنچ تو آنے نہیں دیتی کبھی اس پر ذرا

تو ہے آبِ زندگی کا چشمہ اس کے واسطے — تیرا سایہ ہے ہما کا سایہ اس کے واسطے

دور ہوجاتا ہے تجھ سے جب ترا نورِ نظر — ہجر میں بچّے کے، جلتے ہیں ترے قلب وجگر

لیتی ہے سو جان سے اس کی بلائیں بار بار — دم بدم دیتی ہے تو اس کو دعائیں صد ہزار

تیری اک نظرِ محبت ، دشمنِ رنج و الم — اے بہارِ بے خزاں ، جنّت ترے زیرِ قدم

پرورش پاتی ہے تیری گود میں انسانیت — تیری ہی آغوش میں ملتی ہے اس کو تربیت

ہیچ ہیں، کونین کی، تیرے مقابل، دولتیں — تیری ہی تعلیم سے پاتی ہیں قومیں رفعتیں

خلق کرسکتی ہے بچے میں تو قلبِ شیرِ نر
تو اگر چاہے ، بدل دے قسمتِ نوعِ بشر

خلاصہ : شاعر کہتا ہے کہ ماں کمزور ننھے بچے کی پرورش کرتی ہے۔ اس کے لیے دُکھ اُٹھاتی ہے۔ بچے کے لیے دُکھ اُٹھانے میں بھی اسے راحت کا احساس ہوتا ہے۔ وہ ہر حال میں بچے کی دیکھ بھال میں مگن رہتی ہے۔ اس پر جان چھڑکتی رہتی ہے۔ وہ خود تکلیف اُٹھاتی ہے مگر بچے کو کوئی تکلیف نہیں ہونے دیتی۔ ماں بچے کے لیے آبِ حیات کا چشمہ ہے۔ ماں کا سایہ اس کے لیے گویا ہما کا سایہ ہے جو بچے کی تقدیر بدل دیتا ہے۔ وہ تھوڑی دیر کے لیے بھی بچے کی جدائی برداشت نہیں کرسکتی۔ بار بار بلائیں لے کر اپنی محبت کا اظہار کرتی ہے۔ بار بار اس کی کامیابی کے لیے دعائیں کرتی ہے۔ ماں کی محبت کی نظر بچے کے تمام دکھ دور کردیتی ہے۔ ماں کی خدمت کا صلہ جنت ہے۔ جنت وہ باغ ہے جس کی نعمتیں کبھی ختم نہ ہوں گی۔ ماں کی گود بچے کا پہلا مدرسہ ہے۔ بچے کو انسانیت کا پہلا سبق ماں کی گود میں ملتا ہے۔ ماں کی تربیت انسان کو بلند درجوں تک پہنچاتی ہے۔ ماں وہ دولت ہے جس کے سامنے دنیا بھر کی دولت ہیچ ہے۔ وہی بچے کو حوصلہ مند بناتی ہے۔ قوموں کی ترقی ماؤں کی تربیت کا ثمرہ ہوتی ہے۔

معانی و اشارات

جانِ ناتواں	مراد کمزور بچہ
آرامِ جاں	وہ جس سے دل کو سکون ملے
صبح و مسا	صبح اور شام
آنچ آنا	نقصان ہونا، چوٹ لگنا
آبِ زندگی کا چشمہ	مراد جس سے بچے کو زندگی ملتی ہے
ہما	ایک مشہور خیالی پرندہ جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ جس کے سر پر سے گزر جائے وہ بادشاہ بن جاتا ہے۔
ہما کا سایہ ہونا	مراد خوش نصیبی
نورِ نظر	آنکھوں کی روشنی مراد بیٹا / بیٹی
دم بدم	مسلسل
دشمنِ رنج و الم	دکھ درد دور کرنے والا
بہارِ بے خزاں	ایسی بہار جسے خزاں نہیں، مراد ماں
ہیچ	کمتر، معمولی
کونین	دونوں جہاں، دنیا اور آخرت
قلبِ شیرِ نر	شیر جیسا دل، مراد بہادر
نوعِ بشر	مراد انسان

مشقی سرگرمیاں

سرگرمیاں مکمل کیجیے۔

➢ جان پہچان کی مدد سے ذیل کا شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔

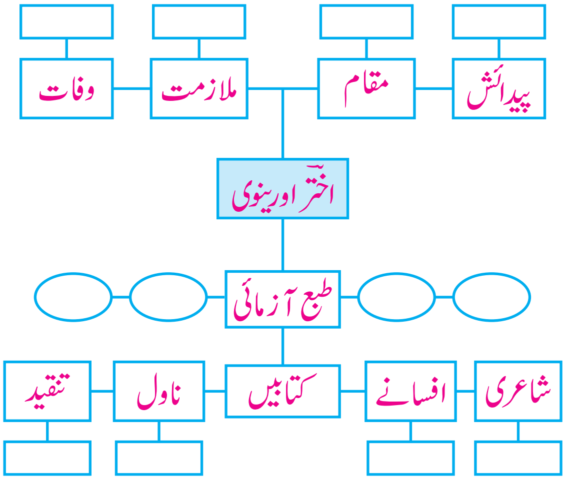

➢ ایک جملے میں جواب لکھیے۔

۱۔ ماں کے لیے آرامِ جاں کیا ہے؟
۲۔ ماں کس کے لیے سختیاں برداشت کرتی ہے؟
۳۔ ماں کے سایے کو کس کے سایے سے تشبیہ دی گئی ہے؟
۴۔ بچے کے دور ہونے پر ماں کا کیا حال ہوتا ہے؟
۵۔ بچے کو تربیت کہاں ملتی ہے؟
۶۔ ماں کے آگے شاعر نے کس چیز کو ہیچ قرار دیا ہے؟
۷۔ قوموں کو رفعتیں کہاں سے ملتی ہیں؟
۸۔ نظم میں شاعر نے ماں کو کن لفظوں سے مخاطب کیا ہے؟

- مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ شاعر نے ماں کو ہما کا سایہ کیوں کہا ہے؟

۲۔ ماں کی محبت کی نظر کو دشمن رنج والم کیوں کہا گیا ہے؟

۳۔ ’تو اگر چاہے بدل دے قسمتِ نوعِ بشر‘ اس مصرعے کی روشنی میں ماں کی تربیت کیوں ضروری ہے؟

- ذیل کا خاکہ مکمل کیجیے۔

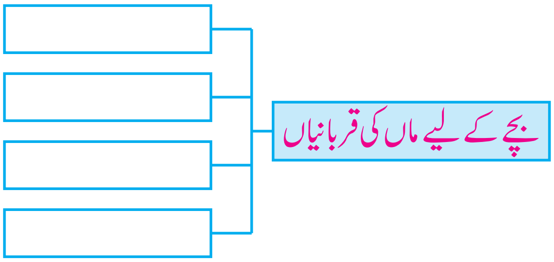

- نظم میں ایک پرندے کا ذکر آیا ہے، اس پرندے کا نام لکھیے۔
- نظم سے زیرِ اضافت والی ترکیبیں لکھیے۔
- ’ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے‘ اس عنوان پر دس سطریں لکھیے۔
- درج ذیل شعر کی روشنی میں ماں کی تکلیفوں کے بارے میں لکھیے۔

کس قدر بچے کی خاطر سختیاں سہتی ہے تو
سختیوں کے جھیلنے پر بھی مگن رہتی ہے تو

تلاش وجستجو

- نظم سے محاورے تلاش کرکے لکھیے۔
- نظم سے درج ذیل الفاظ کی ضدیں تلاش کرکے لکھیے۔

۱۔ نفرت　　۲۔ بہادر

۳۔ جہنم　　۴۔ نزدیک

عکس بر عکس

- نظم سے تضاد کا شعر تلاش کرکے لکھیے۔
- نظم سے ہم معنی الفاظ کی جوڑیاں تلاش کرکے لکھیے۔

زورِ قلم

- درج ذیل شعر کی مدد سے ماں کے اندازِ تربیت پر مضمون لکھیے۔

پرورش پاتی ہے تیری گود میں انسانیت
تیری ہی آغوش میں ملتی ہے اس کو تربیت

NQK6HT